مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا ماہوار رسالہ
فروری 2026

النداء

نکاح

نکاح کے فوائد اور اسلامی احکامات

خطبۂ نکاح بیان فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح موعود رضی اللہ عنہ

نکاح کے نقات

نکاح سے متعلق آٹھ باتیں

AN-NIDA MAGAZINE

مجلہ النداء مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، جاری شدہ 1989

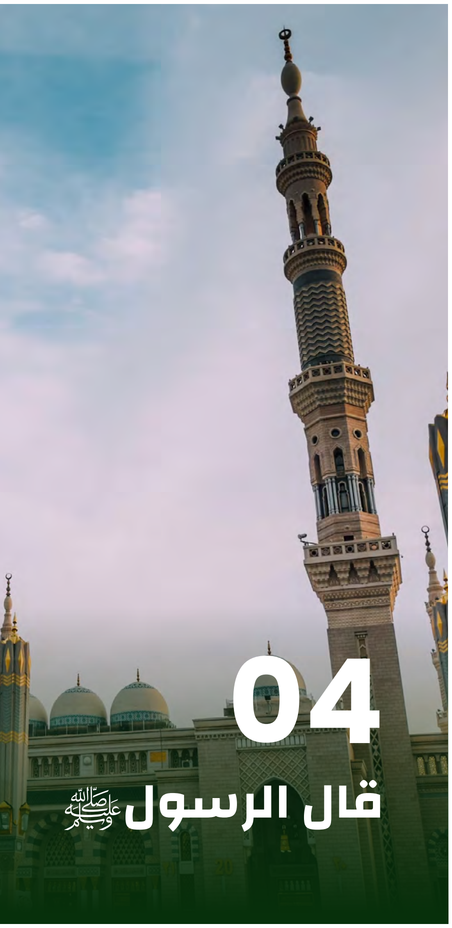

فہرست

نکاح

11
نکاح سے متعلق اسلامی احکام اور ان کے فوائد

08
نکاح کے نقات

اشاعت ٹیم

صدر مجلس
شاہ رُخ رضوان عابد صاحب مربی سلسلہ

مُدیر اعلیٰ
عبدالنور عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اردو
حصور احمد ایقان صاحب

مہتمم اشاعت
رضوان محمد صاحب مربی سلسلہ

مدیر انگریزی
ابدال احمد مانگٹ صاحب

ریویو بورڈ ٹیم ممبران
نبیل مرزا صاحب مربی سلسلہ
فرخ طاہر صاحب مربی سلسلہ

ٹیم ممبران
عطاالکریم گوہر
اسد علی ملک
ثمر فراز خواجہ
فراست احمد بشارت

ڈیزائن
حنان احمد قریشی

قال اللہ

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

اور اس کے نشانوں میں سے (ایک) یہ (نشان) بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم ان کی طرف (مائل ہوکر) تسکین حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان پیار اور رحم کا رشتہ پیدا کیا ہے اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

الروم:۲۲

قال الرسول ﷺ

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم شَبَابًا لاَ نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهُ صلى الله عليه وسلم: ''يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ''

حضرت عبداللہؓ نے کہا: ہم جوان جوان نبی ﷺ کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ کسی قسم کی استطاعت نہ رکھتے (کہ شادی کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جوانوں کی جماعت! جو بیاہ کرسکے وہ شادی کرلے۔ کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کو بچانے کا زیادہ موجب ہے۔ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنے چاہیں کیونکہ یہ بھی شہوت کو کم کرنے کا موجب ہوگا۔''

صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب نمبر ۳، حدیث نمبر ۵۰۶۶، جلد نمبر 13 صفحہ نمبر ۷

نکاح

دعا از قرآن

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی
طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

(سورۃ الفرقان، آیت ۷۵)

کلام الامام امام الکلام

فرمان حضرت مسیح موعودؑ

رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجبِ فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:۱۴) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیز گار ہے۔

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۸۳)

فرمانِ خلیفۂ وقت

حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”نکاح جو ایک بنیادی حکم ہے یہ صرف معاشرہ اور نسل کو چلانے کے لئے نہیں بلکہ بہت ساری برائیوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور ایک نیک نسل چلانے کے لئے ہے۔ پس نئے جوڑوں کو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شادیاں جو کسی مذہب کو ماننے والوں میں اور خاص طور پر اسلام کو ماننے والوں میں ہوتی ہیں، ایک مسلمان کے گھر میں جو شادی ہے یہ صرف دنیاوی سکون کی خاطر نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جائے، اس پر عمل کیا جائے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے نیک نسل پیدا ہونے کا آغاز کیا جائے“

(الفضل انٹرنیشنل 8 جون 2012)

نکاح کے نقات

خطبۂ نکاح کے اہم نقات بیان فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعودؓ

1

نکاح کی اہمیت

”کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی، کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی اور کوئی قوم اپنا مدعا اور مقصد حاصل نہیں کر سکتی جب تک لا متناہی ترقی کرنے والا سلسلہ اولاد پیچھے نہیں چھوڑتی۔“

2

قوم کا حق

”نکاح کے معاملہ میں قوم کو بولنے کا حق حاصل ہونا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایسی عورت سے شادی کر لے جس کی وجہ سے قوم تباہ ہو جائے۔ وہ عورت اولاد کو ایسے رنگ میں اٹھائے کہ جو قوم کی تباہی کا باعث ہو۔“

3

شادی کا مقصد

”مرد و عورت اور ان کے رشتہ دار خدا تعالیٰ کی رضاء اور اس کو خوش کرنے کے لئے شادی کریں اور اپنی کسی نفسانیت کے لئے نہ کریں اور جو ایسا کرے گا وہ قومی فوائد کو بھی مد نظر رکھے گا کیونکہ یہ بھی خدا کی رضاء کے حصول کے لئے ضروری ہے۔“

4 سچائی اور دھوکے سے پرہیز

”استوار قول سے شادی کا معاملہ طے ہو۔ دھوکا، فریب یا کوئی اور ناجائز خیال نہ ہو۔ جب اس طرح شادی ہو گی تو کوئی فساد نہ ہو گا۔“

5 صرف حسن پر نہ جاؤ

”شادی کرتے وقت آئندہ کے نتیجہ کو سوچ لو اس حکم کو مد نظر رکھنے والے کبھی عورت کے صرف حسن و جمال کی وجہ سے شادی نہیں کرے گا کیونکہ وہ سمجھے گا کہ یہ عارضی ہے اور ہمیشہ رہنے اور کام آنے والی چیز تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔“

6 فضول خرچی اور قرض کا نقصان

”آج اگر سودی روپیہ لے کر کوئی خوشی مناتا ہے تو کل یقیناً اسے ماتم کرنا پڑے گا جب کہ سب کچھ قرض خواہ کی نظر ہو جائے گا۔ ... شادی کے دن تو لوگ جمع ہو کر دعوت کھالیں گے لیکن جب بنیا مانگے گا تو نہ صرف کوئی مدد نہ کریں گے بلکہ الٹا کہیں گے اس نے کیوں ایسی بیوقوفی کی تھی۔“

7 سادگی کا اسلامی اصول

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس موقع کے لئے وہ کلمات منتخب فرما دیتے ہیں کہ ان کو مد نظر رکھنے سے کوئی دکھ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ہماری جماعت کے لوگ ان احکام کی پابندی کرتے ہیں تو کیسے آرام میں رہتے ہیں۔“

8 اسلامی احکام میں آزادی

”لوگ ہمیں ان کی وجہ سے قید میں سمجھتے ہیں۔ مگر ہم ان کی غلامی میں بھی آزاد ہی ہیں کیونکہ قید میں وہ ہوتا ہے جو رسم و رواج میں جکڑا ہوا ہو۔ اور جسے آئندہ کی فکر نہ ہو۔“

(خطبۂ نکاح بیان فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ مؤرخہ 3 جولائی 1923ء، خطبات محمود جلد سوم، صفحہ 175-180)

قُولُوا قَوْلًا سَدِیدًا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُولُوا قَوْلاً سَدِیدًا۔ تقویٰ اختیار کرو اور دلی مطالب کے حصول کے لئے دھوکا سے کام نہ لو اگر دھوکا کر کے مطلب پا بھی لو گے تو وہ کامیابی عارضی اور بہت سی ناکامی کا موجب ہو گی۔ مظفر و منصور ہونے کی کلید تقویٰ ہے۔ پس تقویٰ ہی سے کام لو۔ چالاکیاں چھوڑ دو۔ دھوکا دہی کے نزدیک نہ جاؤ۔ اگر بغیر کسی لاف زنی کے جو اصل معاملہ ہے وہ ظاہر کر دیا جائے تو نہ لڑکی والوں کو شکایت ہو سکتی ہے نہ لڑکے والوں کو کیونکہ جو وعدہ تھا پورا کر دیا۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 3)

بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں ۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے ۔ سو یا د رکھنا چاہیے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں ۔ سو ان کو بھی خدا تعالی سے ڈرنا چاہیے ۔

(ملفوظات جلد ۸، صفحہ ۲۸۲)

نکاح سے متعلق
اسلامی احکام
اور ان کے فوائد

خطبۂ نکاح بیان فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعودؓ مؤرخہ 3 جولائی 1923ء

”نکاح کا معاملہ ایسا اہم معاملہ ہے کہ دنیا کے بہت سے کاروبار کی بناء اسی پر ہے اور در حقیقت کسی قوم کی ترقی اور تنزلی کا انحصار اسی پر ہے کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی، کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی اور کوئی قوم اپنا مدعا اور مقصد حاصل نہیں کر سکتی جب تک لا متناہی ترقی کرنے والا سلسلہ اولاد پیچھے نہیں چھوڑتی۔ کیونکہ کوئی انسان خواہ کتنا ہی بڑا ہو جائے اور کتنی ہی ترقی کرے اگر اس کے بعد اس کے کام کو جاری رکھنے والے نہ ہوں تو اس کی تمام کوششیں اور تمام محنت ضائع ہو جاتی ہے اور اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہوتا ہے۔۔۔۔ چونکہ آئندہ کام کو جاری رکھنے والی اولاد ہی ہوتی ہے اس لئے تمام ترقیات کی جڑ نکاح ہے کیونکہ اس کے ذریعہ آئندہ نسل چلتی ہے جو پہلوں کی قائم مقام بنتی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے لئے ایسا سلسلہ رکھا ہے کہ مرد و عورت کے ملنے سے پیدا ہو۔۔۔۔

میں نے کئی دفعہ اس امر کے متعلق سوچا ہے کہ اگر لوگوں کا کوئی معاملہ ایسا ہے جس پر قوم تصرف رکھے تو وہ نکاح ہے۔ شریعت نے طلاق کے متعلق تو رکھا ہے کہ برادری کے لوگ سمجھائیں اور صلح کرانے کی کوشش کریں کیونکہ طلاق کا اثر قوم پر پڑتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ سوچا اور میرے خیال میں آیا ہے کہ نکاح کے معاملہ میں قوم کو بولنے کا حق حاصل ہونا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایسی عورت سے شادی کرلے جس کی وجہ سے قوم تباہ ہو جائے۔ وہ عورت اولاد کو ایسے رنگ میں اٹھائے کہ جو قوم کی تباہی کا باعث ہو اس لئے قوم کو بولنے اور رائے دینے کا حق ہونا چاہئے اس کے نہ ہونے سے بڑے بڑے نقصان ہوتے ہیں۔ جیسے مسلمان بادشاہوں نے ایسے لوگوں کے ہاں شادیاں کرلیں جن میں اسلام نہ تھا مگر ان کی عورتیں خوبصورت تھیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی اولاد اسلام سے بے نصیب ہو گئی کیونکہ مائیں اسلام سے ناواقف تھیں۔۔۔۔

میرے نزدیک ہر شادی میں دیکھنا چاہئے کہ اس شادی کا قوم پر کیا اثر پڑتا ہے

میرے نزدیک ہر شادی میں دیکھنا چاہئے کہ اس شادی کا قوم پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہماری شریعت نے گو شادی کا معاملہ مرد و عورت کی مرضی پر رکھا ہے مگر اس کے لئے ایسی شرطیں لگادی ہیں کہ اگر ان کو مد نظر رکھا جائے تو کوئی مضرت نہیں پیدا ہو سکتی مثلاً اول یہ کہ مرد و عورت اور ان کے رشتہ دار خدا تعالیٰ کی رضاء اور اس کو خوش کرنے کے لئے شادی کریں اور اپنی کسی نفسانیت کے لئے نہ کریں اور جو ایسا کرے گا وہ قومی فوائد کو بھی مد نظر رکھے گا کیونکہ یہ بھی خدا کی رضاء کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ خطبہ نکاح میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں ہدایت کی گئی ہے کہ شادی کرتے وقت تم کو چاہئے کہ خدا کا خوف اور قرابت والوں کا لحاظ مد نظر رکھو۔ جب بیوی آئے گی میاں کے رشتہ داروں سے بھی اس کے تعلقات ہوں گے۔ اور میاں کے بیوی کے رشتہ داروں سے تعلقات ہوں گے لیکن اگر شادی ایسی ہو گی کہ اس کی وجہ سے رشتہ داروں کے تعلقات خراب ہو جائیں تو اس کے ذریعہ قوم میں ترقی کہاں ہو گی پس شادی کرتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ عورت کے لانے سے اس کے رشتہ داروں اور اپنے رشتہ داروں سے کیسے تعلقات ہوتے ہیں۔ یہی بات لڑکی بھی دیکھے اور لڑکی بیاہنے والے بھی دیکھیں بعض اوقات لڑکا لڑکی کے خاندان سے دشمنی رکھتا ہے لیکن لڑکی خوبصورت

ہوتی ہے اس لئے شادی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ لڑکی کی شادی کی جائے گی تو لڑکی کو اپنے خاندان سے جدا ہونا پڑے گا اور کئی قسم کی قباحتیں پیدا ہوں گی۔

اسی طرح یہ ہدایت کی گئی ہے کہ استوار قول سے شادی کا معاملہ طے ہو۔ دھوکا، فریب یا کوئی اور ناجائز خیال نہ ہو۔ جب اس طرح شادی ہوگی تو کوئی فساد نہ ہوگا۔ فساد کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بعض لوگ اس لئے لڑکی لے لیتے ہیں کہ اس کے خاندان کو دکھ دیں اور لڑکی کو بیاہ کر خراب کریں مگر قرآن کریم کہتا ہے۔ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا (سورۃ الاحزاب، آیت 71) اس پر عمل کرنے والا کبھی ایسی بات نہیں کرے گا۔ یا بعض دفعہ جھوٹے وعدے کئے جاتے ہیں مثلاً لڑکے والے کہہ دیتے ہیں اتنا زیور اور اتنے کپڑے دیں گے حالانکہ جب لاتے ہیں تو دوسروں کے مانگ کر لاتے ہیں اسی طرح لڑکی والے کہتے ہیں اتنا جہیز دیں گے اور یہ اس لئے کہتے ہیں کہ لڑکی اچھی جگہ لگ جائے مگر جب وقت آتا ہے تو اپنے وعدہ کو پورا نہیں کرتے اس سے فساد شروع ہو جاتے ہیں۔ مگر اسلام کہتا ہے جو بات کہو پکی اور سچی کہو۔ اس طرح اس قسم کے دھوکوں سے روک دیا۔ یا لڑکے والے کہتے ہیں لڑکا لائق ہے مگر وہ لائق نہیں ہوتا۔ یا لڑکی والے کہتے ہیں لڑکی خوبصورت اور سلیقہ شعار ہے حالانکہ نہیں ہوتی اس قسم کی باتوں سے بھی روک دیا۔ غرض اس حکم کے ماتحت فساد کی ساری وجوہات دور ہو جاتی ہیں۔

پھر فساد اس وجہ سے ہوتا ہے کہ آئندہ کے متعلق غور نہیں کیا جاتا۔ مرد یہ دیکھتا ہے کہ عورت خوبصورت ہو آگے خواہ کچھ ہو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ (سورۃ الحشر، آیت 19) شادی کرتے وقت آئندہ کے نتیجہ کو سوچ لو اس حکم کو مدنظر رکھنے والے کبھی عورت کے صرف حسن و جمال کی وجہ سے شادی نہیں کرے گا کیونکہ وہ سمجھے گا کہ یہ عارضی ہے اور ہمیشہ رہنے اور کام آنے والی چیز تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اس لئے اس کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ غرض ان آیات میں جتنے احکام شریعت نے دیئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے فساد پیدا نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح ان آیات میں ان رسوم سے بھی روک دیا گیا ہے جو شادی کے موقع پر کی جاتی ہے۔ مثلاً لوگ قرض لے کر اسراف کرتے ہیں اور اس طرح تباہ ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ آج تم روپیہ خرچ کر رہے ہو تم یہ دیکھو کہ کل اس کا کیا اثر ہوگا۔ اس بات کو مدنظر رکھنے والا کبھی سودی روپیہ لے کر شادی پر نہیں لگائے گا کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے یہ نہ دیکھو آج تمہارے ہاں شادی ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کل پرسوں کیا ہوگا۔ کیا آج تم خوشی کر رہے ہو کل ماتم تو نہ کرو گے آج اگر سودی روپیہ لے کر کوئی خوشی مناتا ہے تو کل یقیناً اسے ماتم کرنا پڑے گا جب کہ سب کچھ قرض خواہ کی نظر ہو جائے گا۔ اور پھر بھی اس کا قرضہ ادا نہ ہوگا۔...

حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ لڑکی کی شادی ہے کچھ مدد دیجئے۔ فرماتے تھے مجھے تعجب ہوا کہ اسلامی نکاح کے لئے خرچ کی کون سی ضرورت ہے جتنا خرچ کر کے یہ شخص یہاں آیا ہے اس میں نکاح ہو سکتا تھا۔ میں نے کہا جتنی رقم رسول کریم ﷺ نے فاطمہ کے نکاح پر خرچ کی تھی اتنی میں آپ کو دے دیتا ہوں۔ اس پر کچھ دیر چپ رہنے کے بعد کہنے لگا کیا آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں؟ مولوی صاحب نے فرمایا رسول کریم کی ناک نہ کٹی تو تمہاری کیونکر کٹ جائے گی۔ در حقیقت اس طرح ناک نہیں کٹتی ہاں جو سوال کر کے خرچ کرتا یا قرض لے کر شادی کرتا ہے اس کی ناک خود کٹ جاتی ہے۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ نے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے [مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی....] اور قرض سے انسان پر تباہی اور بربادی آتی ہے۔ شادی کے دن تو لوگ جمع ہو کر دعوت کھالیں گے لیکن جب بنیا مانگے گا تو نہ صرف کوئی مدد نہ کریں گے بلکہ الٹا کہیں گے اس نے کیوں ایسی بیوقوفی کی تھی۔ اگر وہ شادی پر کچھ نہ کرتا تو اس وقت خواہ کچھ کہہ لیتے لیکن اگر جائداد تباہ نہ ہوتی تو سب لوگ بعد میں اس کی تعریف کرنے لگ جاتے کیونکہ اس کے پاس روپیہ ہوتا۔

شادی کے دن تو لوگ جمع ہو کر دعوت کھالیں گے لیکن جب بنیا مانگے گا تو نہ صرف کوئی مدد نہ کریں گے بلکہ الٹا کہیں گے اس نے کیوں ایسی بیوقوفی کی تھی

تو اسلامی احکام کی خلاف ورزی سے لوگ تباہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ نے اس موقع کے لئے وہ کلمات منتخب فرما دیتے ہیں کہ ان کو مدنظر رکھنے سے کوئی دکھ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ہماری جماعت کے لوگ ان احکام کی پابندی کرتے ہیں تو کیسے آرام میں رہتے ہیں۔ پہلے کئی روپے ملّا کو دیتے تھے اب تو میں یا کوئی اور مولوی صاحب کھڑے ہو کر نکاح پڑھ دیتے ہیں۔ حاضرین میں کچھ چھوہارے تقسیم کئے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی یہ بھی نہیں لا سکتا تو نہ لائے۔ اگر اپنے پاس کچھ نہ ہونے کی صورت میں چونّی یا دونّی کے بھی چھوہارے لاتا ہے تو وہ مسرف ہے چونکہ اس طرح یہاں نکاح ہوتے ہیں اس لئے ان کے منہ سے قرض سے دب کر یہ کبھی نہیں نکلتا کہ کسی بے وقت میں شادی کی تھی۔ یہ اسلام کے احکام پر عمل کرنے سے آرام حاصل ہوا ہے۔ خدا کے رسول محمد ﷺ پر ہزار ہزار درود ہوں کہ لوگ ہمیں ان کی وجہ سے قید میں سمجھتے ہیں۔ مگر ہم ان کی غلامی میں بھی آزاد ہی ہیں کیونکہ قید میں وہ ہوتا ہے جو رسم و رواج میں جکڑا ہوا ہو۔ اور جسے آئندہ کی فکر نہ ہو۔"

(خطبۂ نکاح بیان فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ مورخہ 3 جولائی 1923ء، خطبات محمود جلد سوم، صفحہ 175-180)

انسان کو مصائب کے وقت مددگار کی ضرورت ہوتی ہے

’’پھر جہاں خطرہ، خوف، مصائب اور تکالیف زیادہ ہوں وہاں تعاون، مدد اور نصرت کی بھی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو اکثر موقع پر قدم لڑکھڑا جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے کوئی نہ کوئی مددگار بھی ہو اور مددگار بھی ایسا جس پر پورا بھروسہ اور اطمینان رکھا جاسکے۔‘‘

خطبات محمود جلد 3 صفحہ 14

شادی ایک دو دن کا تعلق نہیں

”سنو! میاں بی بی کا تعلق ایک گھنٹہ کا نہیں ساری عمر کا ہے.ساری عمر کا نہیں بلکہ میں تو کہتا ہوں قیامت تک کا ہے کیونکہ اس تعلق کا اثر نسل در نسل چلنے والا ہے.پس یہ تعلق ایک دو دن کا نہیں بلکہ قیامت تک کا ہے جیسا بیج ہو گا ویسا ہی پھل لگے گا“

خطبات محمود جلد 3 صفحہ 5

گھر میں امن اور پر سکون ماحول

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

جب تم بعض خلاف طبیعت باتیں برداشت کرتے ہو اور اپنے اس رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے اور اپنے گھر کی فضا کو خوشگوار بنانے کی خاطر اپنی مرضی کو چھوڑ رہے ہوتے ہو تو تمہاری نیت یہ ہونی چاہیے کہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو وہ مذہبی ذمہ داریاں جو ہم دونوں پر علیحدہ علیحدہ اور مشترکہ طور پر عائد ہوتی ہیں کیسے نبھا سکیں گے۔ جب گھر کا ماحول پر امن اور پر سکون ہو تو اس صورت میں ہم بچے کی تربیت اور تعلیم کا انتظام صحیح طور پر کر سکیں گے اور ہماری یہ نیت کہ ہمارا بچہ خادم اسلام اور سچا مسلمان ہو ہم عمدگی سے پوری کرنے کا موقع پا سکیں گے۔

خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 236